Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم پیر

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۱۶ ذوالحجہ ۱۳۹۷ھ ۔ ۲۸ نبوت ۱۳۵۶ ہش ۔ ۲۸ نومبر ۱۹۷۷ء | نمبر ۲۶۶

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

میری بعثت کی ایک غرض تو یہ ہے کہ اسلام دوسرے ادیان پر غالب آجائے

دوسری غرض یہ ہے کہ مسلمانوں میں وہ کیفیت پیدا ہو جو اسلام کا مغز اور اصل ہے

"میرے آنے کی دو غرضیں ہیں ایک یہ کہ ..... میں ادیانِ باطلہ کے حملوں سے اسلام کو بچاؤں اور اسلام کے پُرزور دلائل اور صداقتوں کے ثبوت پیش کروں اور وہ ثبوت علاوہ علمی دلائل کے انوار اور برکاتِ سماوی ہیں جو ہمیشہ سے اسلام کی تائید میں ظاہر ہوتے رہے .... پس اس غرض کے لئے مجھے خدا تعالیٰ نے بھیجا ہے اور میں یقیناً کہتا ہوں کہ اسلام کا غلبہ ہو کر رہے گا اور اس کے آثار ظاہر ہو چکے ہیں ہاں یہ سچی بات ہے کہ اس غلبہ کے لئے کسی تلوار اور بندوق کی حاجت نہیں اور نہ خدا تعالیٰ نے مجھے (ان) ہتھیاروں کے ساتھ بھیجا ہے۔ جو شخص اس وقت یہ خیال کرے وہ اسلام کا نادان دوست ہو گا۔ مذاہب کی غرض دِلوں کو فتح کرنا ہوتی ہے اور یہ غرض تلوار سے حاصل نہیں ہوتی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تلوار اُٹھائی ..... وہ محض حفاظتِ خود اختیاری اور دفاع کے طور پر تھی اور وہ بھی اُس وقت جبکہ مخالفین اور منکرین کے مظالم حد سے گذر گئے اور بے کس مسلمانوں کے خون سے زمین سُرخ ہو گئی۔ غرض میرے آنے کی ایک غرض تو یہ ہے کہ اسلام کا غلبہ دوسرے ادیان پر ہو دوسرا کام یہ ہے کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم نماز پڑھتے ہیں اور یہ کرتے ہیں اور وہ کرتے ہیں۔ یہ صرف زبانوں پر حساب ہے اس کے لئے ضرورت ہے کہ وہ کیفیت انسان کے اندر پیدا کی جائے جو اسلام کا مغز اور اصل ہے ..... میں چاہتا ہوں کہ مسلمانوں کے دلوں میں جو خدا تعالیٰ کی بجائے دُنیا کے بُت کو عظمت دی گئی ہے ..... اس بُت کو پاش پاش کیا جاوے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جبروت ان کے دِلوں میں قائم ہو اور ایمان کا شجر تازہ بہ تازہ پھل دے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۶۰، ۲۶۱)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۸ نبوت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

محترم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ افریقہ و جزائر فجی عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں احبابِ جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے

مکرم محی الدین شاہ صاحب مبلغ انڈونیشیا کی خوشدامن محترمہ للیتیسام صاحبہ مورخہ ۲۶ اکتوبر ۱۹۷۷ء کو حرکتِ قلب بند ہو جانے سے بعمر ۶۰ سال جاکرتہ میں وفات پا گئی ہیں۔ مرحومہ محترم مولانا رحمت علی صاحب مرحوم کے زمانہ میں جماعتِ احمدیہ میں داخل ہوئیں۔ بہت نیک، تہجد گذار اور دعاگو خاتون تھیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور خود ان کا حافظ و ناصر و معین و مددگار ہو۔

(وکیل التبشیر)

تقریبِ نکاح

۲۵ نومبر ۱۹۷۷ء کو بعد نماز مغرب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم سید مولود احمد صاحب ابن محترم سید داؤد مظفر شاہ صاحب کا نکاح سیدہ لبنیٰ شہوار بنت محترم ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب سے بعوض پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ سید مولود احمد صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے نواسے اور حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب مرحوم کے پوتے ہیں اور ان کے والد صاحب نصرت جہاں سکیم کے ماتحت بیرون پاکستان خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے اور جماعت کے لئے دینی اور دنیوی دونوں لحاظ سے خیر و برکت اور ثمراتِ حسنہ کا موجب بنائے اور ہمیشہ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

پبلشر: مسعود احمد ÷ پرنٹر: سید عبد الحی ÷ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ÷ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ نکاح

اسلام نے مرد اور عورت دونوں کے الگ الگ حقوق قائم کئے ہیں

پھر دونوں کے حقوق کی حفاظت کا بھی پورا پورا سامان کیا ہے

(از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ ۲۵ ستمبر ۱۹۷۷ء)

مورخہ ۲۵ تبوک ۱۳۵۶ھش بمطابق ۲۵ ستمبر ۱۹۷۷ء نماز مغرب کے بعد مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حسب ذیل نکاح کا اعلان فرمایا۔

محترمہ منصورہ اقبال صاحبہ بنت مکرم نذیر احمد صاحب سونگی ربوہ کا نکاح ۲۵ ہزار روپیہ مہر پر مکرم ملک غلام عباس صاحب ابن مکرم ملک شیر محمد صاحب ساکن ڈنگہ (کانڈیوال) سے۔

خطبہ مسنونہ کے بعد حضور نے فرمایا:۔

"اسلام کی یہ شان ہے کہ اس نے مرد کے حقوق بھی قائم کئے ہیں اور عورت کے حقوق بھی قائم کئے ہیں۔ ۱۹۶۷ء میں جب میں جرمنی کے دورہ پر گیا تو وہاں ایک جرمن جو احمدی مسلمان ہو چکا تھا کی بیوی اسلام کی بڑی سخت مخالف تھی۔ اس حد تک مخالفت اور تعصب تھا کہ وہ بات بھی نہیں سنتی تھی۔ مجھے جب علم ہوا تو میں نے اس کے خاوند کو کہا کہ کل ریسیپشن ہے بہت سے غیر مسلم عیسائی، بڑے افسر وغیرہ بھی آ رہے ہیں اپنی بیوی کو کسی طرح منا کر یہاں لے آؤ تو میں اس کو سمجھاؤں گا کہ وہ بات سن لیا کرے۔ چنانچہ اگلے دن وہ آئی۔ جب ریسیپشن ختم ہوئی تو میں اس کے پاس گیا اور میں نے کہا کہ دیکھو اسلام نے خاوند پر بیوی کے بڑے حقوق قائم کئے ہیں۔ اگر تمہیں پتہ ہی نہیں ہو گا کہ وہ کونسے حقوق ہیں جو اسلام نے قائم کئے ہیں تو اپنے خاوند سے وہ حاصل کیسے کرو گی تم؟ اس واسطے اپنے خاوند کی بات سن لیا کرو۔ میں نے اس رنگ میں اس کو سمجھایا۔ دو چار دن میں وہاں ٹھہرا تو اس کے خاوند نے مجھے بتایا کہ اب وہ بات سننے لگ گئی ہے۔

پس یہ بڑا عظیم مذہب ہے۔ اس نے عورت کے بھی حقوق قائم کئے اور ان کی حفاظت کا سامان کیا اور مرد کے بھی حقوق قائم کئے اور ان حقوق کی حفاظت کا سامان کیا۔ اور جو ازدواجی رشتے قائم ہوتے ہیں ان کو کامیاب کرنے کے لئے بنیادی چیز یہی ہے کہ جہاں عورت اپنے حقوق مانگے وہاں وہ اپنے خاوند کے حقوق بھی ادا کرنے والی ہو اور جہاں خاوند بیوی سے اپنے حقوق منوائے وہاں وہ اس کے حقوق دینے کے لئے بھی تیار ہو۔ اگر یہ ماحول ہو تو پھر کبھی آپس میں لڑائی جھگڑا نہیں ہوتا۔ ویسے تو میاں بیوی کبھی نہ کبھی لڑتے ہی رہتے ہیں لیکن ایسی رنجش پیدا نہیں ہوتی جو خرابی کا باعث بنے۔ باقی پیار کی رنجشیں بھی ہوتی ہیں وہ ساتھ لگی ہوئی ہیں۔

ہماری دعا ہے کہ آج جو نیا ازدواجی رشتہ قائم ہو رہا ہے جس کا میں ابھی اعلان کروں گا ان کے بھی صحیح اسلامی تعلیم کے مطابق اور اسلامی ہدایت کے ماتحت تعلقات قائم ہوں اور ان کا گھر بھی خوشحالی کا سرچشمہ بنے اور ارد گرد بھی بھلائی اور نیکی کے پھیلانے والے ہوں، یہ بھی اور ان کی نسلیں بھی۔"

(ایجاب و قبول کے بعد حضور نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے ہاتھ اٹھا کر دعا کرائی۔)

مرتبہ: محمد انور قریشی رکن صیغہ زود نویسی

وفات مسیح پر ایک بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد

(از مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لندن)

جماعت احمدیہ انگلستان کی طرف سے جون ۱۹۷۸ء کے پہلے ہفتہ میں ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد کرنے کا اعلان کیا گیا ہے جس کا عنوان "DELIVERANCE OF JESUS FROM THE CROSS" ہو گا۔ اس موقعہ پر سہ روزہ مجالس مذاکرہ کے علاوہ اس موضوع سے متعلق کتب، رسائل، اخبارات اور سلائیڈوں کی نمائش بھی ہو گی اور ریڈیو، ٹیلی ویژن، اخبارات وغیرہ کے نمائندوں کے لئے پریس کانفرنس اور خصوصی انٹرویوز کا انتظام کیا جائے گا۔

اس کانفرنس کی تقریب اس طرح پیدا ہوئی ہے کہ پچھلے چند سالوں میں بہت سے مستشرقین اور تاریخ دانوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی، صلیبی موت سے نجات، واقعہ صلیب کے بعد مشرق کی طرف سفر اور کشمیر میں عیسائی آثار کی موجودگی پر تواتر سے کتابیں لکھی ہیں اور اٹلی کے شہر ٹورین میں محفوظ کفن کی تاریخی حیثیت پر جدید ترین سائنسی ذرائع سے تحقیق کے نتائج سامنے آ رہے ہیں۔ اسی کفن مسیح پر تحقیق کیلئے حال ہی میں لنڈن میں عیسائیوں کی ایک بین الاقوامی کانفرنس بھی ہوئی ہے اور آئندہ مئی ۱۹۷۸ء میں اس پارچہ کی نمائش اور مزید تحقیق پر مشتمل ایک کانگریس بھی ہو رہی ہے۔ ان حالات میں یہ امر متوقع تھا کہ ۱۹۷۸ء کا اوائل عیسائی دنیا میں ان موضوعات کی نسبت سے خوب ہنگامہ آرا ہو گا۔

غیر مسلم محققین میں سے کئی اب یہ یقین رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح کی وفات صلیب پر واقع نہیں ہوئی تھی اور جتنا عرصہ انہیں مقبرہ میں رکھا گیا تھا اس دوران فی الواقع وہ زندہ تھے اور اس کے بعد انہوں نے جانب مشرق افغانستان، کشمیر وغیرہ کا سفر اختیار فرمایا تھا۔

اس وقت کفن پر خصوصی توجہ اور عیسائی کانفرنسوں وغیرہ کے اثر سے یہ امکان غالب ہے کہ یہ نظریہ مزید مستحکم ہو گا اور جلد ہی ایک مسلّمہ حقیقت کا درجہ اختیار کر لے گا۔

چونکہ حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیبی موت سے بچائے جانے اور بعدہ بجسد عنصری رفع الی السماء کے خلاف واقعہ ہونے کا نظریہ اس زمانہ میں سب سے پہلے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر مثبت شہادتوں اور قاطع دلیلوں کے ساتھ پیش فرمایا ہے اس لئے ہم احمدیوں کے لئے کفن مسیح کی شہادت، جدید تحقیقات اور اس مسئلہ میں غیروں کی بڑھتی ہوئی دلچسپی خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ غیروں میں کم ہیں جو اس نظریہ کو تسلیم کرتے وقت اس تاریخی حقیقت کا ذکر بھی کریں کہ یہ انکشاف سب سے پہلے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا اور یہ کہ حضور کا یہ دعویٰ خدائی خبر پر مبنی تھا۔

اس لئے جماعتہائے احمدیہ برطانیہ نے اس مسئلہ پر خصوصی زور دیتے ہوئے ایک تبلیغی مہم چلانے کا فیصلہ کیا ہے جس کے پہلے مرحلہ میں ٹورین کانفرنس کے معاً بعد جون ۱۹۷۸ء کے پہلے ہفتہ کے دوران

AHMADIYYA CONFERENCE ON THE DELIVERANCE
OF JESUS FROM THE CROSS

برپا کی جائے گی اور اس موقع پر یہ تحدی وسیع پیمانے پر نشر کی جائے گی کہ سب سے پہلے اس نظریہ کو پیش کرنے والے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں اور حضور کی پیش کردہ شہادتوں کے بعد جس قدر موافق تحقیق اس میدان میں دستیاب ہے اسے یکجا کر کے جماعت کی طرف سے اس کی نمائش اور اشاعت کی جائے اس غرض کے لئے اس کانفرنس کے موقع پر

۱۔ اس موضوع سے متعلق عناوین پر مقالے پڑھے جائیں گے۔

۲۔ اس موضوع پر جس قدر کتب اور حوالے مہیا ہو سکیں ان کی نمائش کی جائے گی اور ایک SELECT BIBLIOGRAPHY شائع کی جائے گی۔

۳۔ جماعت کا اپنا پیدا کردہ لٹریچر "مسیح ہندوستان میں" سے لے کر آج تک جو شائع ہوا ہے ان میں سے منتخب کتب دوبارہ چھپوا کر تقسیم اور فروخت کے لئے موجود کیا جائے گا۔

۴۔ مستشرقین، عیسائی پادریوں اور اہل علم کو دعوت دی جائیگی کہ وہ اس موضوع پر تبادلہ خیال کریں۔

۵۔ کانفرنس کی جملہ کارروائی اور اس کے متعلق اخباری آراء، تبصرے، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے بیانات، فلم وغیرہ کو مرتب کر کے کثرت سے اشاعت کی جائے گی۔ انشاء اللہ

۶۔ مکرم و محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے اس موضوع پر ایک کتاب بھی تحریر فرمائی ہے۔ یہ کتاب عنقریب شائع ہو گی۔ انشاء اللہ

جماعتہائے احمدیہ برطانیہ کی منتخب کمیٹی نے جب یہ تجویز حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں منظوری اور رہنمائی کیلئے پیش کی اور یہ درخواست کی کہ حضور اس موقعہ پر بنفس نفیس تشریف لا کر کانفرنس کا افتتاح فرماویں اور مذاکرہ کے آخری روز اجلاس میں رونق افروز ہو کر اختتامی مقالہ ارشاد فرماویں تو حضرت اقدس نے ازراہ شفقت کانفرنس کی تجویز پر خوشنودی کا اظہار فرمایا، متعدد امور میں اپنی زریں ہدایات سے نوازا اور اس موقع پر انگلستان (باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتہائے احمدیہ تنزانیہ (مشرقی افریقہ) کا نواں جلسہ سالانہ

مبلغین سلسلہ کی تقاریر ۔ ایک نئی مسجد کا افتتاح ۔ چھ افراد کا قبول اسلام

مکرم مولوی محمد اشرف اسحاق صاحب مبلغ مقیم مورو گورو۔ تنزانیہ

امسال ہمارا نواں جلسہ سالانہ اس ملک کے جنوبی حصہ میں مٹاما (MTAMA) مقام پر منعقد ہوا۔ جلسہ کی تاریخ اور پروگرام سے اخبار احمدیہ کے ذریعہ تمام احباب کو مطلع کیا جا چکا تھا اور ملک کے طول و عرض سے دارالسلام پہنچنے کے بعد مٹاما (MTAMA) تک کے دشوار گذار سفر کے لئے ایک سپیشل بس کا اہتمام کیا گیا تھا۔

دارالسلام سے قافلہ کی روانگی:

۲۱ ستمبر کی صبح کو جب تمام احباب جن کی تعداد ۶۵ تھی اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے تو محترمی امیر و مبلغ انچارج مولانا جمیل الرحمٰن صاحب رفیق کیبن میں تشریف لائے۔ آپ نے سفر کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی اور دعاؤں کے ساتھ یہ قافلہ اپنی منزل کی طرف روانہ ہوا۔ راستہ میں خلاف معمول بارش ہونے کے باعث کچی سڑکوں پر پھسلن ہو گئی اور متعدد بار ہماری بس کیچڑ میں دھنس جاتی رہی۔ مگر ہر بار خدا تعالیٰ کے فضل سے احباب اپنی ہمت اور جذبہ سے کوشش کرکے اسے نکالنے میں کامیاب ہو جاتے رہے۔ اور بالآخر دوسرے روز شام کے ۵ بجے جب یہ قافلہ مٹاما پہنچا تو اسے علاقہ کے احباب جماعت اور مولوی عبدالوہاب احمد صاحب استقبال کے لئے منتظر کھڑے تھے۔ جونہی امیر صاحب اور آپ کے بعد دیگر دوست بس سے اترے فوراً احباب جماعت نے "اھلاً وسھلاً و مرحبا" کہتے ہوئے انتہائی محبت سے خوش آمدید کہا۔ سب سے پہلے احباب وضو کرکے مسجد میں جمع ہوئے اور ظہر و عصر کی نمازیں ادا کی گئیں۔

احمدیہ مسجد نور کا افتتاح:

نماز مغرب کے بعد مٹاما میں نئی مسجد کی افتتاحی تقریب عمل میں آئی۔ یہ مسجد جلسہ کی ضرورت کے پیش نظر تین ماہ کی قلیل مدت میں مولوی عبدالوہاب صاحب کی نگرانی میں احباب جماعت نے خود اپنے ہاتھوں سے تیار کی تھی۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد سیکرٹری جماعت احمدیہ مٹاما نے رپورٹ پڑھ کر سنائی اس کے بعد محترمی امیر صاحب نے تقریر فرمائی اور اعلان کیا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کی پیروی میں یہ مسجد ہر اس شخص کے لئے کھلی ہے جو خدائے واحد کی عبادت کرنا چاہتا ہے اور نماز کی ایک ایک حرکت کی حکمت و فلسفہ بیان کرنے کے بعد نمازیوں کو نصیحت فرمائی کہ انہیں حکم خداوندی کے مطابق مقام ابراہیمؑ پر قائم ہونے کے لئے کوشاں رہنا چاہیئے۔

تقریر کے بعد آپ نے "احمدیہ مسجد نور" کی تختی نصب فرمائی اور اجتماعی دعا کروائی۔ اس کے بعد تمام احباب کو چائے پیش کی گئی۔

جلسہ سالانہ کا پہلا اجلاس:

اگلے دن نماز جمعہ و عصر امیر صاحب نے جمع کرکے پڑھائیں۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے فرمایا کہ سیدنا احمد علیہ السلام جو الف آخر کے مجدد ہیں ان کی جماعت کے ذریعہ ہی اسلام کا غلبہ خدا تعالیٰ نے مقدر کر رکھا ہے۔

نمازوں کے بعد احباب اجتماعی رنگ میں جلسہ گاہ پہنچے۔ سوا تین بجے تلاوت کلام پاک اور نظم کے بعد امیر و مبلغ انچارج صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا آپ نے بتایا کہ یہ جلسہ مسلمانوں کی اس جماعت کی طرف سے ہو رہا ہے جس کے متعلق آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئیاں فرمائی ہیں اور جس کے ناجی ہونے کے لئے حضرت ملا علی قاریؒ نے خبر دی ہے (بحوالہ شرح مشکوٰۃ) اور گیارھویں صدی کے مجدد نے نشاندہی فرمائی کہ آخری زمانہ میں حقیقت محمدی حقیقت احمدی کہلائے گی۔ آپ نے تمام مذاہب کے لوگوں کو اس جلسہ کی دینی باتیں سننے کے لئے مدعو کیا۔

دوسری تقریر احمدیت کی برکات کے موضوع پر Sheikh Mahadhi Mwishawesi نے کی اور تیسری تقریر تبلیغ دین کے موضوع پر لنڈی و مٹورا ریجن کے مبلغ مولوی عبدالوہاب احمد صاحب نے کی۔ آپ نے قرآن کریم اور تاریخ اسلام سے مثالیں پیش کرکے احباب جماعت کو توجہ دلائی کہ وہ تبلیغ دین کے فریضہ کی خاطر ہر قسم کی قربانیاں دیتے چلے جائیں۔ اس کے بعد RAMADHANI SHAMTE صاحب نے اپنی نظم پڑھ کر سنائی اور اس کے بعد DODOMA ریجن کے مبلغ شیخ ابوطالب صاحب نے علم دین حاصل کرنے کی ضرورت و اہمیت پر تقریر کی اور احباب کو زیادہ سے زیادہ علمی جہاد میں حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی۔ اس اجلاس کے آخر میں سوالات اور جوابات کا دلچسپ پروگرام شروع ہوا۔ اکثر غیر از جماعت دوستوں کو سوالات کا موقعہ دیا جاتا اور بعض دفعہ مبلغ صاحب کے جواب پر مزید تسلی کے لئے امیر صاحب بھی اس سوال کا کسی اور رنگ میں جواب دیتے۔ اس اجلاس میں کل حاضری دو ہزار کے قریب تھی۔ اجلاس کے بعد مسجد میں نماز مغرب و عشاء ادا کی گئیں اور کھانا تناول کیا گیا جو خواتین پوری محنت سے تیار کرتی رہیں۔

دوسرے دن کا پہلا اجلاس:

یہ اجلاس حسب پروگرام ٹھیک ۹ بجے صبح شروع ہوا۔ شیخ عیسیٰ ہادن صاحب نے تلاوت کی اور سہیل بن امری عبیدی نے اپنی نظم پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد معلم عبداللہ علی صاحب نے "تربیت اولاد" کے موضوع پر تقریر کی اور آپ کے بعد معلم سیف منی صاحب نے بتایا کہ ملک کے اس جنوبی حصہ میں احمدیت کس طرح پھیلی۔ انہوں نے بتایا کہ اس علاقہ میں سب سے پہلے مبلغ محترم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر کو اپنے چند ایک ساتھیوں سمیت بہت تکالیف اور مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر آپ اور آپ کے چند ساتھی نہایت استقلال سے فریضہ تبلیغ ادا کرتے رہے۔

آپ کے بعد معلم حمیدی میانہ صاحب نے مسائل میت بیان فرمائے اور احادیث و آیات قرآنیہ بدعات کی پرزور تردید کی اور شیخ برہان الدینؒ کے حوالہ سے بتایا کہ لقنوا موتکم میں موتکم سے مراد اَلَّذِیْ قَرُبَ مِنَ الْمَوْتِ ہے اور اس کے بعد سونگیا ریجن کے مبلغ مولوی ملک رفیق احمد صاحب سعید نے خاتم النبیین کے موضوع پر مدلل تقریر کی اور سامعین کو بتایا کہ آنحضورؐ کی اتباع میں اسلام کے دائرہ کے اندر رہتے ہوئے خدا تعالیٰ نے انبیاء بھیجنے کا وعدہ کر رکھا ہے اور اس کے مطابق سیدنا احمد علیہ السلام مسیح و مہدی زمان تشریف لائے اور پھر اجلاس کے آخر میں حسب معمول سوال و جواب کا دلچسپ پروگرام شروع ہوا اور بہتوں نے اس سے فائدہ اٹھایا۔

دوسرا اجلاس:

وقفہ طعام و نماز ظہر و عصر کے بعد دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ تلاوت کے بعد ارنگا کے آدم یوسف صاحب نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ پر تقریر کی اور اس سلسلہ میں مروجہ رسوم کا کھوکھلا پن ثابت کیا اور دوسرے مقرر موروگورو کے MWISHEKH JUMA تھے۔ آپ نے قرآن کریم کی رو سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر تقریر کی اور پھر نظم کے بعد سوالات و جوابات کا پروگرام شروع ہوا جو تبلیغ کے لئے نہایت مفید ثابت ہوا۔

اجلاس کے آخر پر امیر و مبلغ انچارج صاحب نے سورۃ یٰسین کی لطیف تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ جب لوگ روحانی طور پر مردہ ہو جائیں گے تو ان کے علاج کے لئے ایک "رجل" کو بھیجا جائے گا جو خود اور ان کی جماعت اسی سورۃ کے مضامین کے ذریعہ روحانی مردوں میں زندگی پیدا کریں گے۔ ورنہ ظاہری مردوں پر یہ سورۃ پڑھنا خدا تعالیٰ کے فرمان اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى کے صریح خلاف ہے۔ طعام اور نماز مغرب و عشاء کے بعد شوریٰ کا پہلا اجلاس ہوا۔ تلاوت و دعا کے بعد امیر صاحب نے دو سب کمیٹیاں بنائیں اور انہیں مقررہ تجاویز پر بحث کرکے سفارشات پیش کرنے کو کہا۔

جلسہ کا آخری روز:

۲۵ ستمبر کو جو جلسہ کا آخری روز تھا۔ نماز فجر کے بعد امیر صاحب نے سورۃ بقرہ کے پہلے رکوع کا نہایت عالمانہ رنگ میں درس دیا۔

آخری دن کا پہلا اجلاس:

یہ اجلاس نو بجے تلاوت کلام پاک کے ساتھ شروع ہوا جو شیخ ابوطالب صاحب نے

کی۔ اس کے بعد پہلی تقریر خاکسار محمد اشرف اسحاق نے کی۔ خاکسار نے معراج اور اسراء میں فرق بیان کرتے ہوئے بتایا کہ یہ واقعات روحانی تھے نہ کہ جسمانی۔ اس کے بعد موانزا کے معلم سعیدی صاحب نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بائیبل کی پیشگوئیوں کے موضوع پر تقریر کی اور عیسائیوں کو دعوت دی کہ وہ بائیبل کی رُو سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو قبول کرلیں

آپ کے بعد DODOMA جماعت کے ایک مخلص دوست جناب حسن توفیق سلیمان صاحب نے مولوی جمیل الرحمان صاحب رفیق کی تازہ تصنیف "MWANA M KULI WA IBRAHIM" کا تعارف کرایا۔ اس کتاب کی افادیت کے پیش نظر آپ نے مشورہ دیا کہ اس کتاب کو بار بار پڑھا جائے یہ کتاب ایک پادری کی کتاب کے جواب میں لکھی گئی ہے آپ نے ان دو دوستوں یعنی ابوبکر حسن صاحب اور الحاج حسن محمد کنگو لیلو صاحب کا شکریہ ادا کیا جو خاص طور پر امیر صاحب سے یہ کتاب لکھنے کی درخواست کرتے گئے اور جنہوں نے وعدہ کیا کہ وہ اس کتاب کا خرچ خود ادا کریں گے۔ نیز آپ نے امیر صاحب کے لئے بھی اس کار خیر کی وجہ سے دعا کی درخواست کی اور شکریہ ادا کیا۔

آپ کے بعد معلم داؤدی علی صاحب نے تقریر کی اور نوجوانوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر چلنے اور صحیح رنگ میں اسلامی تعلیمات حاصل کرکے ان پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔ اور پھر آخر میں حضرت ALIMOSSE صاحب نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ وہ کس طرح احمدی ہوئے انہوں نے بیان کیا کہ لوگوں سے انہوں نے فلاں فلاں باتیں احمدیت کے متعلق سنیں جس سے بہت حیرت ہوئی۔ پھر میں نے ان باتوں اور ان لوگوں یعنی احمدیوں کے متعلق جستجو شروع کی اور تحقیق کے بعد میں نے انہی کو حق و صداقت پر پایا اور ہر قسم کی مخالفت و تکالیف کی پرواہ کئے بغیر میں نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو قبول کر لیا اور اس کے بعد پھر سوالات و جوابات کا پروگرام شروع ہوا جس کا تمام سامعین پر بہت اچھا اثر ہوا۔

آخری اجلاس:

دوپہر کے کھانے اور نماز ظہر و عصر کے بعد تین بجے آخری اجلاس شروع ہوا خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے احمدیوں کے علاوہ غیر از جماعت احباب کثیر تعداد میں جمع تھے اعداد و شمار کے مطابق جلسہ گاہ میں موجود قریباً اڑھائی ہزار لوگوں نے انتہائی توجہ سے تقاریر سنیں۔ تلاوت خاکسار محمد اشرف اسحاق نے کی اور معلم حمیدی میانا صاحب نے نونہالان جماعت والی نظم کا سواحیلی ترجمہ جو مولوی جمیل الرحمان صاحب رفیق نے نظم ہی کی صورت میں تیار کیا ہے خوش الحانی سے پڑھی۔ پہلے مقرر MUSA ABELI صاحب نے بتایا کہ کس طرح خوابوں کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے ان کے دل میں عیسائیت کو چھوڑ کر اسلام کی طرف راغب کیا۔

دوسرے مقرر شیخ محمد یو عبدی صاحب تھے آپ نے برکات خلافت پر رسالہ الوصیت کی روشنی میں مدلل تقریر کی اور ترقی اسلام کے لئے خلافت سے مضبوط وابستگی پر زور دیا۔ آپ کے بعد ٹبورا ریجن کے مبلغ مکرم یوسف عثمان صاحب نے سیدنا احمد علیہ السلام کے معجزات پر تقریر فرمائی اور آپ کے متعدد معجزات بیان کرکے آپ کی صداقت کا ثبوت دیا اور معجزہ کی حقیقت و اقسام سے روشناس کرایا۔ آپ کے بعد "عیسائیوں کے ساتھ تبلیغی گفتگو کے طریق" کے عنوان پر معلم حسن عثمان سعیدی صاحب نے تقریر کی اور پھر سوالات و جوابات کا پروگرام عمل میں آیا اور آخر پر امیر و مبلغ انچارج صاحب نے اختتامی تقریر فرمائی۔

آپ نے سورۂ کہف کی روشنی میں ذوالقرنین کا ذکر کرتے ہوئے بڑے جوش سے خدا تعالیٰ کو گواہ ٹھہرا کر اعلان کیا کہ دنیا میں کوئی مذہب ایسا نہیں ہے جو دلائل کے میدان میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا مقابلہ کرسکے۔ اس پر اللہ اکبر، اللہ اکبر کی صداؤں سے فضا گونج اٹھی۔

تقریر کے آخر میں آپ نے جلسہ کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ خدا تعالیٰ نے اس جلسہ کے دوران چھ سعید روحوں کو حق قبول کرنے کی سعادت بخشی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اوروں کو بھی حق و صداقت کے پا جانے کی توفیق عطا فرمائے اور لمبی اور پرسوز دعا کرانے کے بعد جلسہ کے اختتام کا اعلان کیا۔

مجلس شوریٰ کا اجلاس:

نماز مغرب و عشاء و طعام کے بعد ہونے والی مجلس شوریٰ کی دونوں سب کمیٹیوں نے اپنے اپنے ایجنڈوں کے متعلق اپنی سفارشات پیش کیں۔ نمائندگان نے اس پر خوب بحث کی اور اہم فیصلے کئے گئے۔

اگلے روز یعنی ۲۶ ستمبر کو سب دوست اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے اور دارالسلام کی طرف سے گیا ہوا قریباً ۷۰ افراد پر مشتمل قافلہ بھی سپیشل بس کے ذریعہ واپسی کے لئے صبح ۸ بجے متاما سے روانہ ہوا اور بخیر و عافیت ۲۷ ستمبر کی دوپہر کو دارالسلام پہنچ گیا۔ جہاں سے سب دوست اپنے اپنے گھروں کے لئے روانہ ہوئے۔ یہ جلسہ بلاشبہ گزشتہ تمام جلسوں سے حاضری، انتظام اور افادیت کے لحاظ سے اعلیٰ تھا اور اس پر مزید یہ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے چھ افراد نے جلسہ میں ہی تقاریر سن کر اور سوالات و جوابات سے مستفید ہو کر بیعت کی اور جماعت میں شامل ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ جملہ حاضرین کے علاوہ منتظمین جلسہ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔ اور اس جلسہ کے ذریعہ وہاں کے لوگوں کے دل حق و صداقت کو قبول کرنے کے لئے کھول دے۔ آمین!

٥

الحاج میجر (ریٹائرڈ) ڈاکٹر شاہنواز خان صاحب کا ذکر خیر

مکرم مولوی محمد احمد صاحب جلیل ربوہ

محترم ڈاکٹر شاہنواز خان صاحب کئی سال سے لندن میں مقیم تھے۔ عموماً جلسہ سالانہ کے قریب پاکستان واپس تشریف لے آتے اور کچھ عرصہ مرکز سلسلہ کی برکات سے مستفیض ہونے کے بعد پھر انگلینڈ چلے جاتے۔ پیرانہ سالی کے باوجود بڑے باہمت اور پرعزم تھے۔ آپ اہلیہ محترمہ کے ہمراہ ۱۷ نومبر ۷۷ء کو انگلینڈ سے کراچی پہنچے۔ بروز جمعہ ۱۸ تاریخ کو آپ پر ضعف قلب کا شدید حملہ ہوا اور طبی امداد ملنے سے قبل ہی آپ نے دس بجے کے قریب جان جانِ آفریں کے سپرد کردی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

آپ نے قریباً ۷۸ سال عمر پائی۔ بفضلہ تعالیٰ پیدائشی احمدی تھے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابی حضرت چوہدری مولیٰ بخش صاحب ساکن چونڈہ ضلع سیالکوٹ کے فرزند تھے۔ آپ کی پیدائش دسمبر ۱۸۹۹ء میں ہوئی۔ ثانوی درجہ تک سیالکوٹ میں تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور سے ۱۹۲۳ء میں ایم بی بی ایس آنرز کا امتحان پاس کیا۔ لاہور میں تعلیم کے دوران احمدیہ ہوسٹل میں مقیم رہے۔ جو مختلف کالجوں میں پڑھنے والے احمدی طلباء کے لئے نہایت اعلیٰ دینی اور روحانی تربیت گاہ تھی۔ آپ نے لمبا عرصہ فوج میں ملازمت کی اور ۱۹۵۵ء میں میجر کے عہدہ سے ریٹائرڈ ہوئے۔

آپ ظاہری و باطنی طور پر صفائی پسند، صاف گو، تقویٰ شعار، عابد و تہجد گزار اور صاحب رؤیا تھے۔ سلسلہ احمدیہ کے لئے نہایت درجہ اخلاص اور خلفاء سلسلہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے۔ صاحب علم و قلم تھے۔ ریویو وغیرہ سلسلہ کے جرائد میں آپ کے کئی بصیرت افروز مضامین شائع ہوئے۔

ریٹائر ہونے کے بعد ۱۹۵۹ء میں جماعت کی طرف سے میڈیکل مشن پر مغربی افریقہ (سیرالیون) تشریف لے گئے۔ آپ جماعت کی طرف سے افریقہ جانے والے پہلے میڈیکل مشنری تھے۔ ۱۹۷۳ء میں حج بیت اللہ کا شرف حاصل ہوا۔ جماعتی چندوں کی ادائیگی التزام اور تعہد سے کرتے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔

آپ کا جنازہ کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز ۱۹ تاریخ کو لاہور پہنچا۔ حضور کی اجازت سے اسی روز نماز عصر کے بعد مسجد مبارک کے مغربی احاطہ میں محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ جس میں بہت سے بزرگان، افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور دیگر احباب نے شرکت فرمائی۔

محترم ڈاکٹر صاحب کے پسماندگان میں آپ کی اہلیہ محترمہ مریم بیگم صاحبہ (دختر میاں عبدالرزاق صاحب سیالکوٹی صحابی حضرت مسیح موعودؑ) چھ بیٹے، تین بیٹیاں اور ان کے علاوہ متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں ہیں۔ بیٹوں کے اسماء حسب ذیل ہیں:۔

محمود احمد صاحب مقیم لائبیریا (مغربی افریقہ) پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صاحب مقیم شکاگو (امریکہ) منیر احمد صاحب پاپولیشن پلاننگ افسر میجر رفیق احمد صاحب۔ ونگ کمانڈر رشید احمد صاحب۔ سکواڈرن لیڈر حمید احمد صاحب ایم اے

احباب جماعت محترم ڈاکٹر صاحب کے درجات بلند فرمائے اور ان کے لواحقین اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی توفیق کے لئے دعا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۳۴۸

میں نصرت طاہرہ بنت شیخ نور احمد صاحب قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن فیصل آباد۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۷/۱/۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

زیور طلائی ڈیڑھ تولہ مالیتی -/۹۴۵ روپے

سلائی مشین -/۸۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے -/۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ۔ نصرت طاہرہ ۵/۶ چوہدری محمود احمد صاحب قمر سمن آباد۔ فیصل آباد۔

گواہ شد۔ مرزا ظفر اقبال ۲۱۹۸۵/ 198 P سمن آباد۔ فیصل آباد۔

گواہ شد۔ بشیر احمد سیکرٹری مال سمن آباد فیصل آباد۔

مسل نمبر ۲۳۳۴۹

میں چوہدری نواب دین ولد محمد عبداللہ صاحب قوم ارائیں پیشہ دکانداری عمر ۶۵ سال بیعت ۲۵-۱۹۲۴ء ساکن چنیوٹ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۷/۹/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

مکان واقع محلہ گڑھا خرید مالیتی -/۱۰۰۰۰ روپے

مکان نمبر ۲ نزد برٹ اسٹور ریلوے روڈ

مالیتی -/۱۰۰۰۰ روپے

زرعی زمین ۵ کنال ۱۲ مرلہ نزد سانگلہ ہل

مالیتی -/۶۰۰۰ روپے

(نوٹ) -/۲۰۰۰۰ روپے قرضہ واجب الادا ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۵ روپے ماہوار آمد بصورت کرایہ از دکانات ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ نواب الدین۔ نواب ٹرنک ہاؤس چنیوٹ۔

گواہ شد۔ حافظ مبارک علی بی ایڈ ولد چوہدری احمد علی صاحب امجد محلہ گڑھا چنیوٹ۔

گواہ شد عبدالغنی وصیت ۲۲۸۷۶/ محلہ گڑھا۔ گلی جاولاں۔ چنیوٹ۔

مسل نمبر ۲۳۳۵۰

میں اللہ رکھی بیوہ عمر دین صاحب۔ قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۷/۶/۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

حق مہر -/۳۲ روپے

زیور طلائی ۲ تولہ مالیتی -/۱۳۰۰ روپے

زیور نقرئی ۳۰ تولہ مالیتی -/۶۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد۔ اللہ رکھی مکان ۵/۱۱/۲ ہسپتال روڈ کوئٹہ۔

گواہ شد۔ سمیع اللہ خان مکان ۳-۱/۵۲ فاطمہ جناح روڈ۔ کوئٹہ

گواہ شد۔ حمید اللہ وصیت ۱۴۹۴۹ ۳-۱/۵۲ کوئٹہ۔

الفضل میں اشتہار دیکر

اپنی تجارت اور کاروبار کو فروغ دیجئے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

وفات مسیح پر بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد (بقیہ صفحہ ۲)

تشریف لانا منظور فرمایا اور [illegible] اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ برطانیہ کی عزت افزائی کا موجب ہے۔

احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ جہاں دعاؤں سے ہماری مدد فرمائیں وہاں اپنی قیمتی آراء اور مشوروں سے بھی نوازیں۔ اگر کسی دوست کے پاس کوئی نایاب صحیفہ، تصویر یا مضمون ہو تو کانفرنس کی نمائش کے لئے عاریتاً عنایت فرماویں۔ انشاء اللہ شکریہ کے ساتھ بحفاظت واپسی کی ضمانت دی جائے گی۔ جو احباب اس موقع پر انگلستان تشریف لاکر کانفرنس میں شامل ہونے کا ارادہ فرماویں وہ جلد از جلد اپنے ارادہ سے احمدیہ مشن لنڈن کو آگاہ فرماویں تا انہیں ضروری معلومات بھجوائی جاسکیں ؁

فوری ضرورت

فضل عمر ہسپتال کی گاڑی کے لئے ایک محنتی اچھے تجربہ کار ڈرائیور کی ضرورت ہے جسکو ہلکی قسم کی گاڑیاں یا ویگن چلانے کا تجربہ ہو۔ امیدوار حضرات اپنی درخواستیں خاکسار کو بھجوا دیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق بھی ساتھ شامل کریں۔ تنخواہ انشاء اللہ معقول دی جائیگی۔

چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم احمد کریم صاحب وہرہ معرفت ماڈرن موٹرز لمیٹڈ کارنر ٹیپو سلطان روڈ شاہراہ فیصل شہید کراچی نمبر ۸ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم شیخ فضل کریم صاحب وہرہ وفات پاچکے ہیں۔ قطعہ ۱۲/۲ واقع محلہ باب الابواب رقبہ ایک کنال بحصہ مساوی محمد عمر صاحب اور والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ پلاٹ مذکورہ بالا میں سے والد صاحب مرحوم کا حصہ زمین میری والدہ محترمہ عقیلہ بیگم صاحبہ بیوہ مرحوم کے نام منتقل کئے جانے پر میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہے (۱) میاں محمد عمر صاحب وہرہ (۲) عبدالکریم صاحب وہرہ پسران مرحوم (۳) نفیسہ طلعت صاحبہ (۴) حفصہ فردوس صاحبہ (۵) نبیلہ تبسم صاحبہ دختران مرحوم۔

لہذا استدعا ہے کہ پلاٹ ۱۲/۲ میں سے والد صاحب مرحوم کا حصہ زمین عقیلہ بیگم صاحبہ بیوہ مرحوم کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

دعاہائے مغفرت

۱۔ خاکسار کی والدہ ماجدہ محترمہ نواب بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم خدا بخش صاحب آف جمالی بیکری گولبازار ربوہ مورخہ ۲۸ر اکتوبر ۱۹۷۷ء بروز جمعۃ المبارک ایک بجے بعد دوپہر وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ نے ازراہ شفقت مسجد مبارک میں نماز فجر کے بعد نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں اسلئے بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ تدفین مکمل ہونے پر مکرم صوفی رمضان علی صاحب نے دعا کرائی۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے تین لڑکے اور پانچ لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ ایک لڑکی کے سوا باقی سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ مرحومہ بہت نیک خاتون تھیں۔ احباب سے مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد علی احمد کارکن صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

۲۔ مورخہ ۴ر نومبر ۱۹۷۷ء بروز جمعرات صبح ۷ بجے خاکسار کا جوان سال فرزند عزیز لطیف احمد قریشی وفات پاگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اس کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔ اس کی ضعیف العمر والدہ کو جو کہ خود بھی بیمار ہے بہت زیادہ صدمہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(قریشی عبدالرحمن عفی عنہ امیر جماعتہائے احمدیہ اضلاع سکھر شکارپور۔ جیکب آباد۔ سندھ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احبابِ جماعت کی خصوصی توجّہ کے لئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔
"وقفِ جدید کے کام چلانے کے لئے روپیہ کی بھی ضرورت ہے جماعتیں اس کے بجٹ کو بھی پورا کرنے کی کوشش کریں"

وقفِ جدید کے مالی سال کے اختتام میں صرف ڈیڑھ ماہ کا عرصہ باقی رہ گیا ہے لیکن ابھی تک بجٹ کا کافی حصّہ احبابِ جماعت کے ذمّہ قابلِ ادا ہے۔ روپیہ کی قوّتِ خرید کم ہو جانے کی وجہ سے اخراجات میں بے حد اضافہ ہو گیا ہے جس کی وجہ سے مرکز میں منظور شدہ اخراجات کے پورا کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ رقوم کی ضرورت ہے۔

لہٰذا تمام بھائیوں اور بہنوں سے درخواست ہے کہ براہِ مہربانی اپنا اور اپنے بچوں کا چندہ وقفِ جدید اختتامِ سال سے قبل ہی سو فیصدی ادا فرما دیں۔ امراء صاحبان اور متعلقہ مقامی عہدیداران سے اِس بارے میں مخلصانہ تعاون اور بے لوث کوشش کی توقع ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (ناظم مال وقفِ جدید)

مجالس خدام الاحمدیہ میں مسابقت الی الخیر کی دوڑ کی تازہ رپورٹ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام دفتر اطفال الاحمدیہ کا چندہ وصول کرنے کے لئے جو خصوصی وفود مختلف اضلاع کا دورہ کر رہے ہیں اُن کی طرف سے ضلع شیخوپورہ کی ابتدائی رپورٹ موصول ہوئی ہے یہ رپورٹ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت ہی خوش آئند ہے ضلع شیخوپورہ کی ابتدائی وصولی -/۲،۱۸۵ روپے ہے۔ احباب اِس تحریک میں حصّہ لینے والے بچوں اور اُن کے والدین کے لئے خصوصی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِن بچوں کو نیک، لائق، خادمِ دین اور اپنے والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

(ناظم مال وقفِ جدید)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

غلبۂ اِسلام کے دیوانو۔ احمدیت کے پروانو

سونے کے خوبصورت نئے ڈیزائن کے جڑاؤ زیورات

اور

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیوں کی

خرید کے لئے

آپ

اپنے محبوب ادارہ

نیو پاک جیولرز

۱۱۱- فیروز پور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور

اور

۱۴- ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور فون ۴۱۰۹۷۴

پر تشریف لاویے

پروپرائٹر
میاں عظیم قادر اینڈ سنز

تقریبِ شادی

۱۰ نومبر ۱۹۷۷ء کو محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اوّل تحریکِ جدید کے فرزند مکرم چوہدری ظفر احمد صاحب سرور شاہد واقفِ زندگی مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ ان کا نکاح ۱۹۷۴ء میں محترم مولانا عبد المالک خان صاحب نے مکرم کیپٹن ڈاکٹر اقبال احمد خان صاحب آف مظفر گڑھ کی دختر محترمہ ناہید اقبال صاحبہ سے پڑھا تھا۔

بارات ۹ نومبر کو مظفر گڑھ روانہ ہوئی اور اگلے روز واپس ربوہ پہنچی۔ ۱۲ نومبر کو مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے اپنے مکان بشارت منزل دار الرحمت شرقی ربوہ میں دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں مرکزی دفاتر کے کارکنان، اساتذہ و طلباء جامعہ احمدیہ اور دیگر احبابِ جماعت کے علاوہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد افراد اور خواتین مبارکہ نے بھی شمولیت فرمائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ چونکہ اس روز سفر پر تشریف لے گئے ہوئے تھے اِس لئے حضور نے محترم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر کو اس تقریب کے لئے اپنا نمائندہ مقرر فرمایا چنانچہ دعوت کے اختتام پر محترم مبشر صاحب نے دعا کرائی۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اِس تعلق کو جانبین اور سلسلہ کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

درخواستِ دعا

میرا بیٹا عزیز مرزا نعیم احمد جو آجکل ایران میں ہے چوٹ لگنے کی وجہ سے سخت بیمار ہے۔ احبابِ جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اسے صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔

(حاجی مرزا نصیر احمد ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

اہلِ ربوہ کیلئے خوشخبری

احبابِ جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ اپنے مقدس مرکز ربوہ کے پُر امن دینی ماحول میں دوستوں کی سہولت کے پیشِ نظر کوٹھی، مکانات و ہر قسم بلڈنگ وغیرہ اعلیٰ ترین ڈیزائنوں کے مطابق تعمیر کروانے کا انتظام ماہرینِ تعمیرات کی زیرِ نگرانی کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں ہر قسم کی جائیداد بشمول زرعی اراضی وغیرہ کے لین دین کا بندوبست بھی تسلی بخش رنگ میں کیا گیا ہے جس کے لئے مالکانہ حقوق و رجسٹری وغیرہ کروا کر دینا بھی ہماری ذمّہ داری ہوگی۔ احباب زرّیں موقع سے مستفید ہو کر شکریہ کا موقع دیں۔

آپ کا خادم
شریف احمد جاوید بھٹی (پروپرائٹر)
ندیم کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز (رجسٹرڈ)
ریلوے روڈ (رحمت بازار)
ربوہ

ولادت

۲۹ ستمبر ۱۹۷۷ء کو اللہ تعالیٰ نے عزیزم شیخ امین الرحمٰن سلمہٗ نیوجرسی (امریکہ) کو دوسرا فرزند عطا فرمایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے "ضیاء الرحمٰن" نام تجویز فرمایا۔ نومولود حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحبؓ (یکے از ۳۱۳ اصحاب) آف کپور تھلہ کا پڑپوتا اور محترم مولوی عبد المجید صاحب سیکرٹری امورِ عامہ و صدر حلقہ مارٹن روڈ کراچی کا نواسہ ہے۔

احبابِ کرام کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی زندگی دے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(خاکسار شیخ خلیل الرحمٰن سیکرٹری ضیافت ۱۳۵- جی- بلاک نمبر ۲ پی- ای- سی- ایچ- ایس- کراچی نمبر ۲۹)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴